سوال

(336)وضع حمل کے بعد طلاق کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے داماد نے میری بیٹی کو طلاق دی، پھر رجوع کر لیا، کچھ عرصہ راضی خوشی رہے، اس دوران بیٹی کو حمل ٹھہرا تو اس نے پھر طلاق دے دی اور وضع حمل سے پہلے رجوع کر لیا وضع حمل کے بعد اس نے تیسری دفعہ طلاق دے دی، اب ہمارے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ دین اسلام کے بیان کردہ ضابطہ طلاق کے مطابق خاوند کو زندگی بھر تین طلاق دینے کا اختیار ہے، پہلی اور دوسری طلاق کے بعد حق رجوع باقی رہتا ہے جس کی صورت یہ ہے کہ اگر دوران عدت رجوع کر لیا جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں، لیکن عدت گزرنے کے بعد نکاح جدید کے بغیر رجوع نہیں ہو سکے گا۔ تیسری طلاق کے بعد حق رجوع ختم ہو جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''پھر اگر شوہر (دو دفعہ طلاق دینے کے بعد تیسری) طلاق دیدے تو اس کے بعد جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے اس (پہلے خاوند) پر حلال نہ ہوگی۔'' [۲/البقرہ: ۲۳۰]

حدیث کے مطابق آیت مذکورہ میں نکاح سے مراد مباشرت ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ یہ نکاح بھی گھر بسانے کی نیت سے کیا جائے، کوئی سازشی یا مشروط نکاح نہ ہو، جیسا کہ ہمارے ہاں بدنام زمانہ ''حلالہ'' کیا جاتا ہے، کیونکہ ایسا کرنا حرام اور باعث لعنت ہے۔ اس شرعی نکاح کے بعد اگر دوسرا خاوند فوت ہو جائے یا کسی وجہ سے اس عورت کو طلاق ہو جائے تو عدت گزارنے کے بعد وہ پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

صورت مسئولہ میں خاوند نے اپنی بیوی کو وقتاً فوقتاً تین طلاقیں دیدی ہیں۔ اب عام حالات میں رجوع ممکن نہیں ہے کیونکہ تیسری طلاق کے بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہے۔ لڑکی کے باپ کو اس کی اطلاع ہونا ضروری نہیں۔ کیونکہ طلاق دینا خاوند کا حق ہے جو اس نے استعمال کر لیا ہے۔ عورت کا اسے قبول کرنا یا اس کے باپ کو اس کی اطلاع ہونا وقوع طلاق کے لئے ضروری نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:352